سوال

(189) سماع موتی کی حقیقت کیا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض حضرات کہتے ہیں کہ مردے سنتے ہیں اور ہر طرح کا ثواب اُن کو پہنچتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ یہ واقعہ سناتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوۂ بدر کے بعد ابوجہل کی لاش کنویں میں پھنکوا کر باہر کھڑے ہو کر درس دیا کہ تم اگر اسلام کی مخالفت نہ کرتے تو شاید تمہارا یہ انجام نہ ہوتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تعجب کیا کہ پیارے آقا کیا یہ آپ کی بات سن رہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک یہ تم سے زیادہ سن رہا ہے۔ کیا یہ واقعہ درست ہے یا من گھڑت؟ تفصیل سے اس سوال کا جواب دیں۔ (سائل) (۲۴ اپریل ۲۰۰۹ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سماع موتی کا مشار الیہ قصہ ''صحیح بخاری'' مع فتح الباری (۳۰۱/۷) میں ہے لیکن یہ سماع خرق عادت تھا عام حالات میں مردے نہیں سنتے کیوں کہ مردہ بے جان کو کہتے ہیں اور بے جان میں سننے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ قرآنِ مجید میں ہے:

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی

آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔

علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں:

'ہٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ مَشَائِخِنَا وَہُوَاَنَّ الْمَیِّتَ لَا یَسْمَعُ عِنْدَہُمْ۔' (فتح القدیر، کتاب الجنائز)

''یعنی ہمارے اکثر مشائخ کا یہی موقف ہے کہ میت نہیں سنتی۔''

اور ''کافی شرح وافی'' باب بیان احکام الیمین میں ہے:

'وَالْمَقْصُوْدُ مِنَ الْکَلَامِ الْاِفْہَامُ وَذَا بِالْاِسْتِمَاعِ وَذَا لَا یَتَحَقَّقُ بَعْدَ الْمَوْتِ۔'

''یعنی مقصود کلام سے اپنا مافی الضمیر بتلانا سمجھانا ہے اور یہ سننے سے ہی ہوتا ہے جب کہ مرنے کے بعد سننا نہ ثابت اور نہ ممکن۔''

موت کے بعد میت کےلیے دعا اور صدقہ یقینا مفید ہے لیکن دعا اور صدقہ کےلیے شرعاً کوئی وقت مقرر نہیں۔ ہمارے شیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ کی کتاب ''سماع موتیٰ'' اس موضوع پر انتہائی مفید ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:211

محدث فتویٰ